

باسمہ تعالیٰ

محترم مفتیان کرام دارالعلوم کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آن حضرات بخیریت و عافیت سے ہونگے۔ مندرجہ ذیل مسئلہ پیش آیا ہے۔ جواب مع حوالہ مرحمت فرمائیں

مختلف بینکوں کے یہاں کریڈٹ کارڈ (credit card) استعمال کرنے پر مستعمل (حامل البطاقتہ) کو پیونٹ (point) ملتا ہے۔ بحوث فقہیہ معاصرہ جلد دوم میں جہاں پر حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے اس طریقہ کار کے بارے میں بحث کی ہے اس کا مطالعہ کرنے کے بعد بندہ کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ چونکہ یہ پیونٹ ایک تبرع ہے مقرض کی طرف سے اسی وجہ سے اس کو ربا شمار نہیں کریں گے کیونکہ ربا اس وقت ثابت ہوگا جب تبرع مستقرض کی طرف سے ہے۔ البتہ شامی اور دیگر فقہی کتابوں میں ربا کی تعریف اس طرح بیان ہوئی ہے کہ: (هو) . . . (فضل) . . . (حال عن عوض) . . . (بمعيار شرعي) . . . (مشروط) ذلك الفضل (لأحد المتعاقدين) أي بائع أو مشتر . . . (في المعاوضة)

(قوله أي بائع أو مشتر) أي مثلا فمثلهما المقرضان والراهنان . رد المحتار ۵ / ۱۶۸

اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ مقرض کی طرف سے بھی جو تبرع مشروط ملتی ہے وہ ربا میں شمار کیا جائیگا

اب بندہ کو خلجان ہے کہ ان پیونٹ کو ربا شمار کر کے چھوڑ دینا چاہئے یا ان کو تبرع محض شمار کر کے اس سے فائدہ اٹھاؤں۔ امید ہے کہ آن حضرات بندہ کا اس خلجان کو رفع کرے

(جواب منسلکہ ورق ہر ملد حفظ فرمائیں)



جزاکم اللہ خیرا

بندہ یوسف ملا

در بن - جنوبی افریقا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْجَوَابُ حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

مذکورہ مسئلہ سے متعلق شرعی حکم وہی ہے جو ”بحوث فی قضایا فقہیہ معاصرہ“ میں مذکور ہے، کیونکہ مُقرض اگر مستقرض کو کوئی ہدیہ یا نفع دے تو وہ سود میں داخل نہیں ہوتا، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مستقرض سے نفع لینے کی ممانعت کی جو علت ہے کہ مستقرض، مُقرض کے دباؤ میں آکر اس کو نفع دیتا ہے اور مُقرض اپنے قرض کی وجہ سے نفع حاصل کرتا ہے، وہ علت یہاں نہیں پائی جاتی، کیونکہ مُقرض کسی قسم کے دباؤ میں نہیں آتا، بلکہ وہ اپنے اختیار سے دیتا ہے، مستقرض کسی بنیاد پر اس سے مطالبہ نہیں کر سکتا، اور نہ ہی مستقرض کو کوئی ہدیہ دینے میں مُقرض کا فائدہ ہے بلکہ وہ مُقرض کی طرف سے محض تبرع ہے، جو سود میں داخل نہیں۔

اور سوال میں علامہ شامیؒ کی جس عبارت (لأحد المتعاقدين... و مثلهما المقرضان و الراهنان) کا حوالہ دیا گیا ہے اس میں اگرچہ ”المقرضان و الراهنان“ تشبیہ کے صیغہ کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں، جس سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ مُقرض اور مستقرض، اسی طرح مرہن اور راہن دونوں میں سے کسی کیلئے بھی زیادتی مشروط ہو تو وہ ربا میں داخل ہے، اور یہ اشکال اس وجہ سے اور بھی زیادہ قوی ہو جاتا ہے کہ ”راہن“ در حقیقت مقروض ہوتا ہے، جبکہ مذکورہ عبارت میں ”مُقرض“ کے ساتھ ساتھ ”راہن“ کیلئے مشروط زیادتی کو بھی ربا کہا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زیادتی خواہ مُقرض کیلئے مشروط ہو یا مستقرض کیلئے، دونوں صورتوں میں ربا ہے؟ لیکن اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ یہاں تشبیہ کا صیغہ دو مختلف جہتوں کو بیان کرنے کیلئے استعمال کیا گیا ہے، اور غالباً یہ بتلانا مقصود ہے کہ اگر عقد قرض میں یا عقد رهن میں زیادتی مشروط ہو تو وہ مُقرض و مستقرض، اسی طرح مرہن و راہن دونوں کے حق میں ربا ہے، مُقرض و مرہن کیلئے سود لینے کے اعتبار سے اور مستقرض و راہن کیلئے سود دینے کے اعتبار سے۔ اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ مستقرض کیلئے جو نفع مشروط ہو وہ بھی ربا ہے، چنانچہ شرح المجلہ میں جہاں اس بحث کو ذکر کیا گیا ہے وہاں بائع اور مشتری کے ساتھ ”مُقرض اور مرہن“ کی صراحت کی گئی ہے، اسی طرح شرح حدیث میں سے علامہ مناویؒ نے فیض القدیر اور التیسیر بشرح الجامع البصیر میں ”کمل قرض جر منفعة“ کی تفسیر میں ”إلى المقرض“ کی قید لگائی ہے جس کا حاصل بھی یہی ہے کہ مُقرض کیلئے جو نفع مشروط ہو وہ ربا ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم

(جاری ہے۔۔۔)



فيض القدير - (٣٦ / ٥)

٦٣٣٦ - (كل قرض جر منفعة) إلى المقرض (فهو ربا) أي في حكم الربا فيكون عقد القرض باطلاً فإذا شرط في عقده ما يجلب نفعاً إلى المقرض من نحو زيادة قدر أو صفة بطل.

التيسير بشرح الجامع الصغير . للمناوي - (٤٢٢ / ٢)

(كل قرض جر منفعة) إلى المقرض (فهو ربا) أي في حكم الربا فيكون حراماً وعقد القرض باطلاً (الحرث) بن أبي أسامة (عن علي) وإسناده ساقط

الدر المختار - (١٦٨ / ٥)

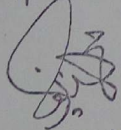
(فضل) ولو حكماً فدخل ربا النسيفة والبيوع الفاسدة فكلها من الربا (بخال عن عوض) (بمعيار شرعي مشروط) ذلك الفضل (لأحد المتعاقدين) أي بائع أو مشتر فلو شرط لغيرهما فليس بربا بل يباع فاسداً

حاشية ابن عابدين - (١٧٠ / ٥)

(قوله أي بائع أو مشتر) أي مثلاً فمثلهما المقرضان والراهنان فهستاني قال: ويدخل فيه ما إذا شرط الانتفاع بالرهن كالاستخدام والركوب والزراعة واللبس وشرب اللبن وأكل الثمر فإن الكل ربا حرام كما في الجواهر والنتف أه ط

شرح المجلة: (٤٤٢ / ٢)

المراد بأحد المتعاقدين البائع و المشتري، ومثلهما المقرض والمرتهن فالفضل المشروط لواحد منهما ربا..... والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب



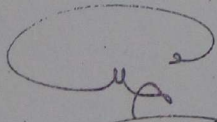
محمد حديفة عفا الله عنه

دارالافتاء جامعة دارالعلوم كراچی

٢٩- جمادى الثانیة - ١٤٣٥ھ

٣٠- اپریل - ٢٠١٣م

الجواب صحیح



٦٨ / ٦ / ١٤٣٥ھ @

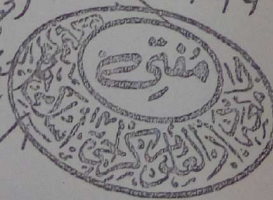
الجواب صحیح
عقبتہ

الجواب صحیح
عقبتہ
١٤٣٥ / ٦ / ٣

الجواب صحیح
عقبتہ
٥١٤٣٥ / ٦ / ٢٩



الجواب صحیح
عقبتہ
٥١٤٣٥ / ٦ / ٢٩





الجواب صحیح
عقبتہ
٥١٤٣٥ / ٦ / ٢٩